کیا اشیاء میں اصل اباحت ہے؟

اکثر بدعتی حضرات ان آیات سے بدعت کے جواز کا استدلال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اور اسی قاعدے پروہ بے شمار بدعات کی عمارت استوار کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:(الأمر ثلاثة: أمر بين رشده فاتبعه ،وأمر بين غيه فاجتنبه،وأمر اختلف فيه فكله الى الله عزوجل) ☆''کام تین قسم کے ہیں:ایک وہ جس کا ہدایت ہونا واضح ہے،اس کی اتباع کرو۔اور دوسرا کام وہ ہے جس کی گمراہی واضح ہوتی ہے اس سے اجتناب کرو۔اور تیسرا کام وہ ہے جس میں اشتباہ واقع ہو،اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کردو''۔

اس روایت کے آخری جملے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس معاملے کا حکم مخفی ہو اور اس میں اشتباہ واقع ہو تو ایسے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے اس میں توقف کرنا چاہیے،اسے مباح و جائز قرار دینے سے وہ بلا دلیل پہلی قسم (أمر بين رشده) میں داخل ہوتا ہے جو کہ ہٹ دھرمی ہے۔

علامہ طیبی کہتے ہیں:(و مالم يثبت حكمه بالشرع فلا تقل فيه شيئا و فوض أمره الى الله) اور شیخ عبدالحق ''فكله الى الله'' کی شرح میں لکھتے ہیں:''پس بسپار اور ابخدا و توقف کن دراں۔'' (لمعات)

☆☆☆☆☆

☆ اسی حدیث کے ہم معنی صحیح حدیث یہ ہے:''الحلال بين و الحرام بين و بينهما امور مشتبهات ؛ فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه''[متفق عليه]''حلال بالکل واضح ہے اور حرام بھی بالکل واضح ہے۔اور ان دونوں کے مابین کچھ شبہ والی چیزیں بھی پائی جاتی ہیں،پس جو کوئی ان شبہات سے احتیاط کرے اس نے اپنے دین اور عزتِ نفس کو بالکل محفوظ کرلیا۔'' اس میں بھی غیر یقینی و غیر منصوص معاملات سے اجتناب کی تاکید ہے۔

قسم الترجمة

خادم حرمین شریفین ملک فہد بن عبدالعزیزؒ کا ایک خطبہ

خادم الحرمین الشریفین فهد بن عبد العزیز آل سعود نے 25 برس عالم اسلام، بالخصوص اس کے دو مقدس مقامات اور قرآن مجید کی امکانی حد تک خدمت کرنے کے بعد مؤرخہ یکم اگست 2005م کو داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ سعود خاندان کی حکومت تا امروز کتاب وسنت کے پرتو میں استوار رہی اور ان شاء اللہ رہے گی۔ پوری دنیا میں مسلم اقلیات کی بھرپور امداد، مساجد کی تعمیر، مدارس کا قیام، مظلوموں کی حمایت میں سرگرم رہنا، قرآن مجید کی تاریخی اور بے نظیر نشر واشاعت، دعوت وتبلیغ، حرمین شریفین کی تعمیر وترقی، حجاج کرام کو آرام وراحت کے وسائل کی فراہمی، اسلامی وتعلیمی مراکز کا قیام اور سرپرستی اس حکومت رشیدہ کی امتیازی صفات تھیں۔ پھر جس سادگی اور اسلامی طریقے سے مرحوم کی تدفین ہوئی، خادم حرمین شریفین عبداللہ بن عبدالعزیز کی بیعت ہوئی اور تمام خطابات میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی خشبو مہکی، یقیناً یہ سب اس بات کا مظہر ہے کہ اس مملکت کی اساس جن دونوں مآخذ پر رکھی گئی تھی، اسی پر قائم ودائم ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی مرحوم کو ان کی گرانقدر خدمات کا بہترین صلہ عطا کرے اور خادم حرمین شریفین عبد اللہ بن عبد العزیز اور ولی عہد شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز، اس خاندان کریمہ کے افراد اور عوام کو صبر کی اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حکمرانی کرنے کی توفیق دے۔

ذیل میں مرحوم کے ایک خطبے کا ترجمہ پیش خدمت ہے، جسے آپ نے مجلس وزراء میں 5-1404 کا سالانہ بجٹ مختص کرنے کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔ (عبدالرحیم روزی)

"مملکت سعودیہ عربیہ کے اہداف ومنشور شریعت مطہرہ پر استوار بنیادوں کو استحکام بخشنے میں سعی پیہم کرنا اور اس (شریعت مطہرہ) پر تمام شعبہائے مملکت میں عمل پیرا کرانا ہے۔ پھر اللہ تعالی کے دئے ہوئے تمام ذرائع آمدن اور وسائل زندگی کو بروئے کار لانا، وسیع تر قومی ترقی کے حصول کی راہ میں ہر ممکن جدوجہد اور معاشی معیار کو اونچا کرنا ہے تاکہ اس مملکت کے تمام باشندے سکون واطمینان کی زندگی گزار سکیں۔

اللہ تعالی نے اس ملک کو بہت سارے کام پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور آئندہ بھی اللہ تعالی کے فضل وکرم، توفیق، مدد اور تمام باشندگان ملک کی مساعی سے ان اہداف کی تکمیل میں مزید بہتری نظر آئے گی۔

ہمیں جس اولین سوچ کی ضرورت ہے وہ قوم اور ان کے حکمرانوں کے مابین اتحاد ویگانگت ہے۔ ہماری خوش نصیبی یہ ہے کہ مملکت سعودیہ کے تعلقات اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ مضبوط ہیں اور ہم اس سے بھی بہتر تبدیلی کی طرف پیش قدمی کی توقع رکھتے ہیں۔ لیکن ہم یہ آرزو رکھتے ہیں کہ موجودہ درپیش چیلنجوں پر فہم وفراست اور حکمت عملی کی حکمرانی ہو اور ان مشکلات کا دائرہ حتی الامکان تنگ کیا جائے، یہاں تک کہ کلی طور پر ختم ہو جائے۔